''دعوتِ اہل حدیث'' کے اداریے میں ٹھیک لکھا ہے کہ اہانت رسول کی اس سازش کا مقصد دین اسلام کو بدنام کرنا، اسے دہشت گردی سے جوڑنا، اورعوام الناس کے دلوں میں شدید نفرت پیدا کرنا اور عالم اسلام کو بے چین ومضطرب اور ہمہ وقت آمادۂ احتجاج رکھنا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ یہ شیطانی حرکتیں آئندہ بھی جاری رہیں، چنانچہ عالمی سطح پر مسلمانوں کو یہ عہد کرنا ہوگا کہ وہ اس مادہ پرست دنیا کو مادی نقصان پہنچا کرہی زیر کرسکتے ہیں۔عشق رسول ﷺ ہرمسلمان کے لئے سرمایۂ زیست ہے۔چنانچہ ارشادنبوی ہے **لایؤمن احدکم حتٰی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین** (متفق علیہ) ''تم میں سےکوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے لئے اس کی ذات، والدین اور بچوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں''۔ رسول مقدس ﷺ کا فرمان ہے''تین خصلتیں اگر کسی میں پائی جائیں تو وہ ایمان کی حلاوت وشیرینی کومحسوس کرسکتا ہے ان میں سے پہلی خصلت یہ ہے کہ اسے اللہ اوراس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت ہر چیز سے زیادہ ہو......'' یہی وجہ ہے کہ مسلمان رسول اللہ ﷺکی تعریف وتحسین پرنہایت خوش اورتوہین پر مشتعل اورآپے سے باہر ہوجاتے ہیں۔مسلمانوں کاعقیدہ ہے کہ جوآپ ﷺ کی شان میں توہین آمیز اعمال واقوال کے ساتھ پیش آئے۔تووہ کلمہ طیبہ کامنکر ہے۔

یہ بات نہایت قابل تحسین ہے کہ حالیہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے بعدسعودی عرب، لیبیا، ایران اورکویت سمیت متعدد اسلامی ممالک نے ڈنمارک کی مصنوعات کے بائیکاٹ کا اعلان کیااور دنیا بھر میں مسلمانوں کی جانب سے سخت احتجاجی مظاہرے ہوئے جن میں مسلمانوں نے اپنے آقاومولیٰ حضرت محمد ﷺ کی شان میں گستاخی پردلی دکھ کااظہار کیا۔

پاکستان سمیت تمام اسلامی ممالک کو چاہئے کہ وہ ڈنمارک سمیت تمام ان ممالک کے ساتھ اپنے سفارتی تعلقات منقطع کردیں جنہوں نے ان خاکوں کی اشاعت میں حصہ لیا ہےاور مجرموں کوسزائے موت دینے تک ان کی معذرت کسی صورت میں قبول نہ کی جائے رسول اکرم ﷺ کا مقام بلند ہرمسلمان کے دل میں جاگزین ہے۔کیونکہ ہماری عزت وآبرو ان کے نام نامی اسم گرامی سے منسلک ہے۔بقول علامہ اقبال:

دردلِ مسلم مقامِ مصطفیٰؐ است　　　آبروئے ما زنام مصطفیٰ است

جمعیت اہل حدیث بلتستان کے زیرانتظام مساجد کے خطباء نے بھی اپنے خطبات میں رسول اکرم ﷺ کی سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پرروشنی ڈالتے ہوئے اس واقعے پرگہرے دکھ کااظہار کیااور مجرموں کے لئے عبرت ناک سزا کا مطالبہ کیا۔

توہین رسالت مآب ﷺ کفار کا قدیم حربہ ہے

ابو عمر محمد یوسف سالک

اسلام اور داعی اسلام کو ہدف تنقید بنانا اہل کفر کا قدیم ترین وتیرہ رہا ہے۔ اللہ تعالی نے جب سے ﴿وأنذر عشيرتك الأقربين﴾ (الشعراء: ۲۱۴) نازل فرمائی اور اس کے تحت رسول اللہ ﷺ نے دعوت وتبلیغ شروع فرمائی اور اپنی قوم پر واضح کیا کہ اب اس توحید و رسالت کی تصدیق ہی پر تعلقات موقوف ہیں۔ اہل عرب جس نسلی اور قبائلی عصبیت پر قائم تھے وہ اس انذار الٰہی کی حرارت سے پگھل کر ختم ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی ﴿فاصدع بما تؤمر وأعرض عن المشركين ۞ انا كفيناك المستهزئين ۞﴾ (الحجر: ۹۴۔۹۵) ''آپ کو جو حکم ملا ہے اسے وضاحت سے بیان کیجیے اور مشرکین سے صرف نظر فرمائیے آپ سے جو لوگ استہزاء کرتے ہیں ان (کی سزا) کے لیے ہم کافی ہیں''۔ اس آیت کے نزول کے پر رسول اللہ ﷺ نے کھلم کھلا دعوت شروع فرمائی۔ تب سے کفار مکہ اسلام اور داعی اسلام کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور رسول اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام کی ایذا رسانی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ ہر طرح کی تکلیفیں دیں۔ اہل اسلام کو اسلام سے برگشتہ کرنے کیلئے ہر حربہ آزمایا گیا۔ یہاں تک کہ ولید بن مغیرہ کے دربار میں میٹنگ بلائی گئی۔ کسی نے مشورہ دیا کہ کاہن کہا جائے، دوسرے نے تجویز دی مجنون کہا جائے، تیسرے نے رائے دی کہ شاعر کہا جائے، چوتھے نے عندیہ بیان دیا کہ جادوگر کہہ کر متعارف کرایا جائے۔ آخر کار اس رائے پر میٹنگ برخاست ہوئی کہ محمد ﷺ کی ہر بات پر ہنسی مذاق اڑایا جائے اور مسخرہ پن اور استہزاء سے اس کی توہین کی جائے۔ اس کے ماننے والے اصحاب کا مذاق اڑایا جائے، نبی ﷺ کے وعظ ونصیحت کے دوران شور وشغب کیا جائے۔ (الرحیق المختوم: ۹۶)

حالیہ دنوں میں مغربی میڈیا کی طرف سے رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کا استہزاء بھی بالکل اسی نوعیت کا ہے جو قدیم کفار نے اپنایا تھا۔ یہ یہودیوں کی گہری سازش کا حصہ ہے، توہین آمیز خاکوں کو چھاپنے کا فیصلہ مئی 05 میں جرمنی میں کیا گیا تھا، جسے عملی جامہ ڈنمارک کے اخبار جیلنڈر پوسٹن نے پہنایا، اس کا ایڈیٹر مسلمانوں کا بدترین دشمن ہے۔ عالم اسلام کے احتجاج کے جواب میں یورپ کے کئی ممالک نے بھی اپنے اخبارات میں انہیں شائع کرا کے ڈنمارک کے ساتھ یکجہتی کا ثبوت دیا ہے۔

قارئین کرام! غور کریں کل اور آج کے کفار افکار وخیالات کے لحاظ سے ایک ہیں، ان کی سازشیں ایک جیسی ہیں، اسلام کے خلاف حربے ایک جیسے ہیں۔ مسلمانوں کو بھی اللہ پر مکمل ایمان اور بھروسہ ہونا چاہیے کہ ایسے لوگوں کے متعلق وعدہ الٰہی بھی پختہ ہے اور اس کا طریق کار بھی وہی ہے جیسے مشرکین مکہ کو اس نے عبرت کا نشان بنایا۔ اس طرح عصر حاضر کے اسلام دشمن بھی بدترین انجام سے دوچار ہوں گے۔ اللہ تعالی کا فیصلہ ہے:

۱۔ ﴿ولقد استهزئ برسل من قبلك فأمليت للذين كفروا ثم أخذتهم فكيف كان عقاب ﴾(الرعد:۳۲) ''یقیناً آپ سے پہلے پیغمبروں کے ساتھ مذاق اڑایا گیا تھا اور میں نے بھی کافروں کو ڈھیل دی تھی، پھر انہیں پکڑ لیا پس میرا عذاب کیسا رہا؟!''

۲۔ ﴿ولقد استهزئ برسل من قبلك فحاق بالذين سخروا منهم ما كانوا به يستهزء ون ﴿قل سيروا في الأرض ثم انظروا كيف كان عاقبة المكذبين ﴾(الانعام:۱۰۔۸) ''بے شک آپ سے پہلے کے پیغمبروں سے بھی استہزاء کیا گیا، پھر جن لوگوں نے ان سے مذاق کیا تھا ان کو اسی عذاب نے آگھیرا جس کا مذاق اڑاتے تھے۔ آپ فرما دیجیے کہ زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا کیا انجام ہوا''

۳۔ ﴿ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة وأعد لهم عذابا مهينا ﴾(الأحزاب:۵۷) ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اللہ تعالی نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت کی ہے اور ذلت کا عذاب ان کیلئے تیار کیا ہے۔ اللہ تعالی کا اٹل فیصلہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جناب میں گستاخی کے مرتکب دنیا و آخرت میں ذلیل وخوار ہوں گے۔ ارشاد فرمایا: ﴿ان الذين يحادون الله ورسوله اولئك في الاذلين ﴾ كتب الله لأغلبن أنا ورسلي ان الله قوى عزيز ﴾(المجادلة:۲۰۔۲۱) ''بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہی سب سے زیادہ ذلیل ہیں۔ اللہ نے یہ فیصلہ لکھ رکھا ہے کہ بے شک میں اور میرے پیغمبر ہی غالب رہیں گے، یقیناً اللہ تعالی زور آور اور غالب ہے''۔ یعنی جس طرح گزشتہ امتوں میں سے اللہ اور رسول کے مخالفوں کو ذلیل اور تباہ کیا گیا ان کا شمار بھی انہی اہل ذلت میں ہوگا اور ان کے حصے میں بھی دنیا و آخرت کی ذلت اور رسوائی کے سوا کچھ نہیں آئے گا۔ (احسن الکلام:۱۵۵۱)

قارئین کرام: یہ بات مسلّم ہے کہ جس کلمے کے ذریعے انسان اسلام میں داخل ہوتا ہے وہ دو اجزاء پر مشتمل ہے اشهد ان لا اله الا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله اس کلمہ کا دوسرا جزء محمد (ﷺ) کے اللہ کا بندہ اور رسول ہونے کا اقرار اور گواہی دینا ہے اور اس اقرار کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی ذات اقدس سے والہانہ محبت ہو اور آپ کے فرمودات کی مکمل تصدیق اور عمل درآمد کیا جائے اور جن کاموں سے روکا ہے ان سے رک جائے۔ اس کے بغیر ایمان بالرسل کا دعوی کالعدم ہے۔ اسی طرح ہر وہ قول وفعل اور عقیدہ نواقض اسلام میں داخل ہے جو رسالت اور صاحب رسالت کے متعلق طعن وتشنیع پر مشتمل ہو، کیونکہ اس سے کلمہ شہادت کا انکار لازم آتا ہے۔

آپ ﷺ کی ذات کو ہدف تنقید بنانے کا مطلب آپ کے صدق وامانت اور عفت وعصمت پر حرف گیری کرنا ہے آپ کی ذات اقدس کے ساتھ کسی بھی پہلو سے استہزاء وتمسخر کرنا اور آپ پر سب وشتم کرنا شامل ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا گستاخی ہو سکتی ہے

کہ آپ ﷺ کی پگڑی میں بم نصب کر کے اور ہاتھ میں تلوار لہراتے ہوئے کارٹون بنایا جائے۔ گویا دنیا کو باور کرایا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کا رہبر دہشت گردی اور تخریب کاری کا درس دے رہا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلك)

قرآن وسنت کی روشنی میں ایسی گستاخانہ حرکات ناقابل معافی جرم کا ارتکاب ہے اس کی سزا قتل ہے۔ سنت رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں متعدد ایسے واقعات ملتے ہیں کہ اہل ایمان رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کے مرتکب کو فوراً واصل جہنم کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کو سخت ایذا پہنچانے والے کعب بن اشرف یہودی کے متعلق فرمایا ''کون ہے جو کعب بن اشرف سے نمٹے؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے، اس کے جواب میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے چند ساتھیوں کے ہمراہ جا کر اس گستاخ دشمن کو قتل کر دیا اور اس طاغوت کا سر آپ کے سامنے پیش کیا۔ اس پر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ (الرحیق المختوم:۳۳۵)

اس طرح سلام بن ابی الحقیق کو اللہ کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچانے کی پاداش میں قبیلہ خزرج کے جواں عبداللہ بن عتیک اور اس کے ساتھیوں نے قتل کیا۔ (الرحیق المختوم:۴۳۴)

اسی طرح فتح مکہ کے وقت اکابر مجرمین میں سے نو آدمیوں کا خون رائیگان کر دیا جو اسلام اور داعی اسلام کی ایذا رسانی میں پیش پیش تھے ان کے متعلق فرمایا کہ اگر یہ لوگ کعبہ کے پردے کے نیچے بھی پائے جائیں تب بھی انہیں قتل کر دیا جائے۔ ان میں عبداللہ بن خطل اور اس کی دو لونڈیاں جو نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی ہجو گایا کرتی تھیں شامل ہیں۔ (الرحیق المختوم:۵۵۲)

حضرت عبداللہ بن عباس بیان فرماتا ہے کہ ایک نابینا صحابی کی لونڈی رسول اللہ ﷺ کی ذات کے متعلق حرف گیری کرتی اور گالیاں دیتی تھی۔ اس کا مالک اسے منع کرتا لیکن وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہتی ایک رات اس غیرت مند نابینا نے کدال کے ذریعے اس کو قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے خون کو رائیگان کر دیا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الحدود: ۴۳۶۱)

حضرت ابن عباس نے اپنے ایک غلام کو قتل کروا دیا جو رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کا ارتکاب کرتا تھا۔ (المصنف لعبد الرزاق ۵/۳۰۷)

امام ابن تیمیہؒ نے (الصارم المسلول علی شاتم الرسول کے صفحہ 65 پر) ایک عورت کا واقعہ بیان کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتی تھی اور آپ کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتی تھی، رسول ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو اس عورت کا کام تمام کر دے، عمیر بن عدی آدھی رات کو اٹھے اس کے گھر میں داخل ہو کر شیر خوار بچے کو الگ کیا اور تلوار اس کے سینے میں گھونپ دی جو پیٹھ سے نکل گئی۔ صبح رسول اللہ ﷺ کے دربار میں پہنچے تو آپ نے فرمایا ''جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنا چاہتا ہو جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی غیبی مدد کی ہے تو عمیر بن عدی کو دیکھ لے''۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ ائمہ کرام امام أحمد بن حنبل، امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام شافعی رحمهم الله کے مذاہب نقل فرماتے ہیں کہ جو بھی شخص رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا آپ کی قدر و منزلت گھٹائے مسلمان ہو یا کافر اس کی سزا قتل ہے۔(الصارم المسلول: ٢٦٠۔٢٦٥)

امام ابن تیمیہ اپنے دلائل کی وضاحت بایں الفاظ فرماتے ہیں:

1۔ شاتم رسول اللہ ﷺ فساد في الارض کا مرتکب ہے اور توبہ سے اس بگاڑ اور فساد کا ازالہ نہیں ہوتا ہے۔

2۔ اگر توبہ کی وجہ سے اسے سزا نہ دی جائے تو اسے اور دوسرے بدبختوں کو جرأت ہوگی کہ وہ جب چاہیں توہین رسالت کا ارتکاب کریں اور جب پکڑے جائیں تو توبہ کا اظہار کر کے سزا سے بچ جائیں۔

3۔ نبی ﷺ کی گستاخی کے جرم کا تعلق حقوق اللہ میں سے ہے اور حقوق العباد سے بھی۔ حقوق العباد اس وقت تک معاف نہیں ہوتے جب تک مظلوم اسے معاف نہ کردے۔ نبی ﷺ اپنی زندگی میں کسی کا یہ جرم معاف کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے، مگر اب اس کی کوئی صورت نہیں اور امت مسلمہ یا مسلمان حاکم رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس مجرم کو معاف کرنے کا حق نہیں رکھتے۔☆(الصارم المسلول: ٢٦٢)

مذکورہ بالا حقائق سے معلوم ہوا کہ اسلام کے کسی رکن یا دعوت اسلام پہنچانے والی ہستی اقدس کی شان میں گستاخی اور استہزاء کی سزا قتل ہے۔

اہل مغرب کی طرف سے تسلسل کے ساتھ اسلام کی تضحیک کا اصل مقصد سارے مسلمانوں کو قاتل، دہشت گرد اور خودکش حملہ آور باور کرانا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف یہ نفسیاتی جنگ اسلام دشمنوں کا قدیمی اور دائمی حربہ ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو بددل کر کے ان کے حوصلے پست کیے جائیں۔ اس لئے مشرکین نے نبی ﷺ پر جادو اور جھوٹ کا الزام لگاتے۔﴿**وعجبوا أن جاء هم منذر منهم فقال الكافرون هذا ساحر كذاب**۝﴾(ص: ٤) آپ پر جان نچھاور کرنے والے صحابہ کرام کے متعلق کہتے:

☆ پھر رسول اقدس ﷺ کی توہین کا معاملہ عام حقوق العباد سے نہایت سنگین ہے۔ عام افراد کے معاملے میں ظالم اللہ کی شریعت کی مخالفت کرتا ہے، لیکن ذات رسالت مآب کی شان میں گستاخی کرنے والا بالواسطہ ذاتِ باری تعالیٰ کی تنقیص کا ارتکاب کرتا ہے۔﴿**الله أعلم حيث يجعل رسالته**﴾(الانعام: ١٢٤) اسی لئے رحمۃ للعالمین ﷺ نے عفو عام کے تاریخی اعلان (**لاتثريب عليكم اليوم ،اذهبوا فأنتم الطلقاء**) کے زرین موقع پر بھی شان رسالت میں گستاخی کرنے والوں کو غلاف کعبہ کے نیچے بھی پناہ نہیں دی۔ اگرچہ ان میں سے بھی اکثر کلمہ پڑھ کر دامنِ رحمت سے وابستہ ہوگئے۔

(عبدالوہاب خان)